



URDU Gif Format

نجدی پیشواؤں کے کفریات
پر لگتی ہوئی ہندی تلواریں

اسل السیوف الحمیریہ مطی کفریات بابا النجدیہ

مصنف:

اعلیٰ حضرت، مجدد امام احمد رضا

ALAHAZRAT NETWORK

اعلیٰ حضرت نیٹ ورک

www.alahazratnetwork.org

رسالہ

سِل السُّیُوَالِہندیۃ علی کُفریات بابا النجدیۃ

۱۳

۱۲

(نجدی پیشواؤں کے کُفریات پر شکستِ ہوتی ہندی تلواریں)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مسئلہ از بدایین مسئلہ مولانا مولوی محمد فضل الحمید صاحب قادری ۲۲ جمادی الاولیٰ ۱۳۱۲ھ

بخدمتِ بابرکت مولانا مرجع الفتاویٰ والفتن ملاذ العلماء المحققین جناب مولوی احمد رضا خان صاحب !

اللّٰهُم اَدِّم اَقْصَا تَقِمْ وَاَقَادِ تَقِمْ ، الْمَسْلَامَ عَلَیْکُمْ !

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ وہابیہ غیر متقلدین پر تعقیدِ ائمہ اربعہ کو شرک کہتے ہیں، اور جس مسلمان کو مقلد و محسبِ مشرک بتاتے ہیں، وہابی والے سمیعِ مصنفِ تعزیرۃ الایمان و صراطِ المستقیم و ایضاً الحق و میکرونی و تنویر العینین کو اپنا امام و پیشوا بتاتے اور اس کے اقوال کو حق و ہدایت جانتے اور اس کے مطابق اعتقاد رکھتے ہیں، ہمارے فقہائے کرام پیشوایانِ مذہب کے نزدیک ان پر اور ان کے پیشوا پر حکم کفر لازم ہے یا نہیں ؟
بَيِّنُوا تَوَجُّدًا (بیان کرو اجر حاصل کرو۔ ت)

الجواب

الحمد لله على دين الاسلام والاسلام على نبي الاسلام ملامه المسلمين بعون الاسلام وعلى

الہ وصحہم فی دار السلام، ایہا المسلمون! پیش از جواب استنا عرض کروں کہ اسی تحریر سے مقصود دو امور نمود،
 اولاً عامر مسلمین و برادران دین پر اظہارِ مبہین کہ مذہب وہابیہ ایسی ضلالتوں پر مشتمل، اور اُن کا امام الطائفہ
 ایسی شہنا حق کا موجد و قائل۔

ثانیاً کبرائے وہابیہ پر عرض ہدی و خوفِ خدا کہ دیکھو کیسے کو نام بناتے ہو، اندھیری رات میں کس مضمحل مبہین
 کے پیچھے جاتے ہو، تھوڑی دیر کا اندھیرا ہے، دم کے دم میں سویرا ہے۔

بروزِ شہر شہر پہنچو صبیح معلومت کہ باکہ بانختہ عشق و در شیبہ دیکھو

(صبح کی شہر میں تجھے معلوم ہو جائے گا کہ اندھیری رات میں کس ہے (اُتے سے۔ ت)

غصے سے کام نہیں چلتا، بگڑنے سے مذہب نہیں منبطلتا انما اعطاکمہ واحدۃ (میں نے ایک نصیحت کرتا ہوں۔ ت)
 ایک ذرا تعصب و نفسانیت و حمایتِ امام و محبتِ جاہلیت سے جدا ہو کر اللہ فی اللہ اس تحریر پر نظر کیجئے، سب
 کتابوں کے مثالی صفحات بنا دیتے ہیں جس میں شغبہ پہ تطبیق کر لیجئے، پھر اگر نگاہ انصاف میں تمہارے مذہب و
 امام مذہب پر یہ الزامات قائم ہوں تو خدا سے ڈرو، کفریات و ضلالت پر اصرار نہ کرو، بددین کی پیروی کا دم نہ بھرو،
 اور اگر طاقتِ جواب ہے تو کیوں بیچ و تاب ہے، تمہیں گودہ میں میدان، اظہارِ حق سے کیوں خائف و ترساں
 آدمی بن کر اور کی سنی اپنی کمی، ایک مبارکہ حدیث کی نہیں سنی یہ ایک نمونہ ہے اس سے فارغ ہو تو اور ہنسنا ہے
 اُس سے بھی سلامت نکلے تو اور آگے چلے یہاں تک کرتی ایک طرف کھل جائے جتیدہ ردی میزانِ عمل میں تل جائے،
 اے رب میرے! ہدایت فرما اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيعُ الْقَرِيبُ وَاَنْتَ تَوَفِّیْقُ الْاَلَا بِاللّٰهِ عَلَیْہِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَیْہِ اَنْتَابُ
 (تو قریب و دیکھ ہے، مجھے صرف اللہ سے توفیق حاصل ہے، ہی پر میں نے توکل کیا اور اسی کی طرف لوٹا ہے۔ ت) بلاشبہ گرد و مذکور
 اور اس کے پیشوائے مسطور پر جو جو کثیر قطعا یقیناً کفر لازم، اور حسبِ تصریحات جماعہ فقہائے کرام اصحاب
 فتاویٰ اکابر و اعلام ان پر جو کفر ثابت و قائم، اُن کے عقیدوں و کیدوں مذہبی رسالوں میں بکثرت کلماتِ کفر یہ ہیں
 جن کی تفصیل کو ذخیرہ درکار، خود ان کے پیشوائے اپنی کتاب تقریر الایمان میں (مجھے یہ لوگ معاذ اللہ کتابِ آسمانی
 کی مثل جانتے اور اپنے مذہب کی مقدس معصوم کتاب مانتے ہیں) اپنے اور اپنے سب پیروؤں کے صریح کافر
 بُت پرست ہونے کا صاف اقرار کیا، ہم نے اس سوال کے رد و پر خاص اس باب میں ایک مفصل رسالہ سنی
 بنام تاریخی الکوکبة الشہابیة فی کفریات ابی الوہابیة لکھا اور اس میں بطور نمونہ ان کے مشرک کفریات کا
 شمار کیا کہ بحوالہ کتاب و صفحہ ان کے پیشوائے کتابوں سے اقوال نقل کئے، پھر ائمہ کرام و علمائے عظام کی تصانیف
 سے اُسی طرح بہ مثالی صفحات اُن باتوں پر حکم کفر مع ترجمہ لکھے۔ تھم اللہ تعالیٰ اس رسالہ نے اپنے ناظر کو اس
 امر کی تحقیق میں کوئی وقت باقی نہ رکھی، صرف اتنا کام رہا کہ جو اپنی آنکھوں دیکھا چاہے اُس کی کتابوں سے صفحہ کے

نشانوں سے وہ عبارتیں نکالے پھر ایسے ہی نشان سے کتب ائمہ و علماء میں ان کی نسبت حکم کفر دیکھے دکھائے۔ وہ کتابیں جن سے ہم نے ان کے اقوال کا کلمات کفر پر ثابت کیا یہ ہیں:

- (۱) قرآن عظیم (۲) صحیح بخاری شریف (۳) صحیح مسلم شریف (۴) فقہ اکبر تصنیف حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ (۵) درمختار (۶) عالمگیری (۷) فتاویٰ قاضیخان (۸) بحسب الرائق (۹) نهرالغنائی (۱۰) استبصار و النظائر (۱۱) جامع الرموز (۱۲) برجندی شرح نقایہ (۱۳) مجسم الانوار (۱۴) شرح و بیانیہ (۱۵) رد المحتار (۱۶) شرح الدرر و القدر للعلامة اسمعیل ابن طوسی (۱۷) حدیقہ محمدیہ شرح طریقہ محمدیہ للعلامة عبد الغنی النابلسی (۱۸) نوازل امام فقیر ابوالیث (۱۹) فتاویٰ ذخیرہ امام برہان محمود (۲۰) فتاویٰ خلاصہ (۲۱) فتاویٰ بزازیہ (۲۲) فتاویٰ تاتارغانیہ (۲۳) مجمع الفتاویٰ (۲۴) معین الحکام مدارج طریقی (۲۵) فصول حمادی (۲۶) خزائن المفتین (۲۷) جامع الفصولین (۲۸) جواهر اخلاطی (۲۹) مکملہ مسائل الحکام (۳۰) الاعلام بتوابع الاسلام للامام ابن حجر المکی الشافعی (۳۱) شفا شریف للامام القاضی عیاض المالکی (۳۲) شرح الشفا للامام قاری (۳۳) نسیم الریاض للعلامة الشهاب النفاذی (۳۴) شرح الموابہب للعلامة الزرقانی المالکی (۳۵) شرح فقہ اکبر للعلامة الحمادی (۳۶) شرح العقائد العضدیہ لمحقق الدوانی الشافعی (۳۷) الدرر السنیہ للعلامة السید الشریف مولانا احمد زینی وعلی المالکی الشافعی (۳۸) الدرر الثمین للشاہ ولی اللہ دہلوی (۳۹) تحفۃ المشرع شہاب العزیز صاحب دہلوی (۴۰) تفسیر عزیزی شہاب صاحب موصوف (۴۱) موضع القرآن شہاب عبد القادر صاحب دہلوی برادر شہاب صاحب مجددیہ، یہاں تک کہ خود تقویۃ الایمان اور اس کا دوسرا حصہ تذکیر الاخوان وغیرہ، اور نیز اس میں بدولگی آجیاء العلوم امام حجۃ الاسلام غزالی و شرح عقائد الفسفی علامہ سعید نفست زالی و میزان الشرعیۃ الکبریٰ امام عبد الوہاب شعرائی و مکتوبات جناب شیخ مجدد الف ثانی و حجۃ اللہ البالغہ و انبیاء فی سلاسل اولیاء ہر دو تصنیف شہاب ولی اللہ صاحب، یہاں تک کہ مسکات الختام شرح بلوغ المرام تصنیف ذہاب صدیقی حسن خاں بھوپالی ظاہری آنجنابی وغیرہ سے، یہاں صرف سات (کفریہ) قول پر اکتفا کر دیں۔

کفریہ اول: تقویۃ الایمان مطبع فاروقی دہلی ص ۲۰،

”غیب کا دریافت کرنا اپنے اختیار میں ہو کہ جب چاہے کر لیجئے یہ اللہ صاحب ہی کی شان ہے۔“

اس کا صاف یہ مطلب کہ اللہ تعالیٰ کو اختیار ہے جب چاہے غیب کی بات دریافت کر لے تو ہر اثر لازم کہ اُسے بالفعل علم غیب حاصل نہیں، ہاں حاصل کر لینے کا اختیار رکھتا ہے، یہاں صراحتہً اللہ تعالیٰ کی طرف

کذب نصی از نصوص نگر و سلب مستعدی مجید
بعد از ازال ممکن است یہ

یہاں صاف بے پردہ اقرار کر دیا کہ اللہ عزوجل کی بات واقع میں جھوٹی ہو جائے تو کچھ حرج نہیں ہے اس میں ہے
کہ بندے اس کے جھوٹ پر مطلع ہوں اگر انہیں جھٹاکر اپنی بات جھوٹی کر دے تو کذب کہاں سے آئے گی کہ اب
کسی کو وہ نص یاد ہی نہیں جو جھوٹ پر اطلاع پائے۔

شفا شریف مطبع صدیقی ص ۳۶۱

من دان بالوحدانية وصحة النبوة ونسوة
نبينا صلى الله تعالى عليه وعلى آله وسلم
ولكن جوز على الانبياء الكذب فيما اقوا به
ادعى في ذلك المصلحة بزعمه اولم يدعها
فهو كاذب باجماع

جوانہ تعالیٰ کی وحدانیت، نبوت کی حقانیت، ہمارے
نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی نبوت کا
اعتقاد رکھتا ہو یا نہیں انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام
پر ان باتوں میں کہ وہ اپنے رب کے پاس سے
لائے کذب جاڑ مانے خواہ زعم خود اس میں کسی
مصلحت کا ادعا کرے یا نہ کرے ہر طرح بالاتفاق کاسر ہے۔ (ت)

حضرات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کا کذب جاڑ جانے والا بالاتفاق کافر ہو اللہ عزوجل کا
کذب جاڑ ماننے والا کیونکر بالاجماع کافر و مرتد نہ ہوگا!

کفر یہ سوم، صراط مستقیم مطبع ضیائی ۱۳۸۵ھ ص ۱۷۵ اپنے پیر کی فسیت لکھا،

روزے حضرت بل و علا دست راست ایشان
را بدست قدرت خاص خود گرفته و چہرے را از امور
قدسیہ کہ بس رفیع و بدیع بود پیش روئے حضرت ایشان
کرده فرمود کہ ترا ای چنین داده ام و بچہ دامنے دیگر
خواہم داد

ایک روز اللہ تعالیٰ نے اس حضرت کا دایاں ہاتھ اپنے
دست قدرت میں پکڑا اور امور قدسیہ کی ایک جگہ والا
عجیب چیز حضرت کو پیش کر کے فرمایا تجھے یہ دیا اور
اس کے علاوہ اور چیزیں بھی دیں گے۔
(ت)

ص ۱۱۴ مکالمہ و مسامرہ بدست می آید (ہم کلامی اور باتیں حاصل ہوئیں۔ ت)

لے رسالہ یک روزہ (فارسی)
لے الشفاء بتعريف حقوق المصطفى
لے صراط مستقیم خاتمہ در بیان پارہ
لے ہدایت لہجہ و در بیان ثمرات حب

ص ۱۷ فاروقی کتب خانہ طہانی
۲۶۹/۲ المطبعة الشریکۃ الصحافیہ
ص ۱۶۴ المکتبۃ السلفیہ لاہور
ص ۱۲ " " " "

ص ۱۵۲: گاہے کلام حقیقی ہم می شود (کبھی حقیقی گفتگو بھی حاصل ہوتی ہے۔ ت)

یہ اعتراض اپنے سر وغیرہ کو ٹپی بتانا ہے۔

تفسیر عزیزی سوره بقرہ شاہ عبدالعزیز صاحب مطبع کلکتہ ۱۲۲۹ھ ص ۱۴۲۳

ہم کلامی باخدا سے عزوجل منع است بھلا کہ و انبیاء
علیہم الصلوٰۃ والسلام و غیر ایشان را ہرگز میر
نغیشد، پس فرمائش ہم کلامی باخدا گویا فرمائش است
کہ ما ہمہ را پیغمبران یا فرشتہا سازد
اللہ تعالیٰ سے ہم کلامی صرف انبیاء اور فرشتوں کے لئے
خاص ہے، علیہم الصلوٰۃ والسلام، ان کے علاوہ
کسی دوسرے کو ہرگز میر نہیں ہوتی، پس اللہ تعالیٰ
سے ہم کلامی کی فرمائش کرنا گویا کہ اپنے کو پیغمبروں اور
فرشتوں میں شامل کرنا ہے۔ (نت)

شرح عقائد جلالی طبع مصر ص ۱۰۶، اس مسئلہ کی دلیل میں کہ دنیا میں اللہ تعالیٰ سے ہر کلامی کا فریب

فشرایا

الکمالۃ شفاها منصب النبوة بل اعلیٰ مراتبها
 وفيه مخالفة لما هو من ضروریات الدین
 وهو انه صلى الله تعالى علیه وعلی آله و
 سلو خاتم النبیین علیہ افضل صلوٰة
 الصلوات

اللہ عز و جل سے کلام حقیقی منصب نبوت بلکہ اُس کے
 مراتب میں اعلیٰ مرتبہ ہے تو اس کے دعوے میں
 بعض ضروریات دین یعنی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علی
 آلہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کا
 انکار ہے ۔

اسی طرح شفا شریف میں مدعی مکالمہ کو بالا جماعت کافر بتایا ص ۱۲۶۰، اسی میں ہے ص ۱۲۶۲۔

وَكُنْ لَكَ مِنْ أَدْنَىٰ مِنْهُمْ أَنَّهُ يُوحَىٰ إِلَيْهِ وَأَنَّهُ
لَمْ يَدْعُ النَّبُوَّةَ وَأَنَّهُ يَصْعَدُ إِلَى السَّمَاءِ وَيَدْخُلُ
الْبَيْتَ وَيَأْكُلُ مِنْ ثَمَرِهَا وَيَعَانِقُ الْحُجُورَ
لَعَيْنٍ فَهُوَ لَا دَلَالَهُمْ كَفَرًا كَذَّبُوا لِلنَّبِيِّ حَسْبِيَ
اللَّهُ تَعَالَىٰ عَلَيْهِ وَعَلَىٰ آلِهِ وَسَلَّمَ

۱۴۳ ص

۱۸/۲ کے تحت مطبع مجتبیٰ دہلی ص ۲۶

۱۰۶ ص

٢٤٠٠٤١/٢ فصل في بيان ما هو من المعالاة المطبوعة الشركة الصحافية

خودوں سے اس معافۃ کے دعویٰ پر تو یہ حکم ہے رب العزت سے ہاتھ ملا کر مصافحہ پر ہی حکم ہو گا!
کفر یہ چیز ہے: تقویۃ الایمان ص ۱۱۴

”جتنے پیغمبر آئے وہ اللہ کی طرف سے ہی حکم لائے ہیں کہ اللہ کو ماننے اور اس کے سوا کسی کو نہ ماننے۔“
ص ۱۶ و ۱۷: اللہ صاحب نے فرمایا میرے سوا کسی کو نہ مانو۔
ص ۱۸: اللہ کے سوا کسی کو نہ مانو۔
ص ۱۹: اور وہ کہ ماننا محض ضبط ہے۔

مسلمانوں کے مذہب میں جس طرح اللہ عزوجل کا ماننا رکھنا ایمان ہے یونہی اُس کے انبیاء، ملائکہ، کتابوں، جنت، نار وغیرہ ایمانیات کا ماننا ان میں سے ہے جسے نہ ماننے کا کافر ہو گا، ماننا ترجمہ ایمان کا ہے اور نہ ماننا کفر کا تو یہ صراحتہ انبیاء وغیرہم کے ساتھ کفر کا حکم ہوا کہ خود کفر ہے اور اللہ و رسول پر اُس کے حکم کا انکار دوسرا کفر۔ آیت بقرہ،

وَإِذْ رَفَعْنَا لَهُمْ الرُّسُلَ تِلْكَ أُمَّةٌ رَفِيعَةٌ لَا يُؤْمِنُونَ
موضع القرآن: تُوڑا دے یا نہ ڈرا دے دے
نہ مانیں گے۔

www.alfazraizainiwork.org

آیت اعراف،

قَالَ الَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا إِنَّا بِالَّذِي آمَنْتُمْ
کُفْرٌ وَنَحْنُ
آیت آخر بقرہ،

أَمَّا الرُّسُلُ جَاءَ الْإِسْلَامُ مِنْ رَبِّهِ
وَالْمُؤْمِنُونَ كُلٌّ آمَنَ بِاللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ
موضع القرآن: مانا رسول نے جو کچھ اُترا اُس کو اس کے
رب کی طرف سے اور مسلمانوں نے سب نے مانا اللہ کو

تہ تقویۃ الایمان الفصل الاول فی الاجتناب عن الاشراک مطبع علمی اندرون لوہاری دروازہ لاہور ص ۱۰
تہ و تہ * * * * *
تہ * * * * * مقدمہ کتاب ص ۵

تہ القرآن الکریم ۶/۲
تہ موضع القرآن ترجمہ و تفسیر شاہ عبد القادر تاج کینی لاہور ص ۴
تہ القرآن الکریم ۶/۲
تہ موضع القرآن ترجمہ و تفسیر شاہ عبد القادر تاج کینی لاہور ص ۱۹۲

وکتبہ و رسائلہ

اور اس کے فرشتوں کو اور کتابوں کو اور رسولوں کو۔
 دیکھو اللہ عزوجل تو فرماتا ہے کہ ایمان والوں نے اللہ اور اس کے فرشتوں، کتابوں، نبیوں سب کو مانا
 یہ کہتا ہے "اللہ نے فرمایا میرے سوا کسی کو نہ مانو، اگر اس کے کلام کے کچھ سے معنی اپنے جی سے گھڑیے بھی تو
 اول تو صریح لفظ میں تاویل کیا منی!
 شفا شرعیہ ص ۳۲۲

ادعاء التاویل فی لفظ صراح لا یقبل بکے صریح لفظ میں تاویل کا دعویٰ مقبول نہیں۔
 ثانیاً وہ آپ سب تاویلوں کا دروازہ بند کر چکا تو اُس کے کلام میں بناوٹ نری گھڑت ہے جو اُسے خود
 قبول نہیں۔ تقویۃ الایمان ص ۵۵

"یہ بات محض بے جا ہے کہ ظاہر میں لفظ بے ادبی کا بولنے اور اس سے کچھ اور معنی مراد لیجئے،
 معاً اور پہلی بولنے کی اور جگہ ہیں، کوئی شخص اپنے باپ یا بادشاہ سے جگت نہیں بولتا اس
 کے واسطے دوست آشنا ہیں نہ باپ اور بادشاہ۔"

یہ نفیس فائدہ ہے ہر جگہ طوطا غلط ہے کہ اکثر حرکات مذہبی کا جواب شافی ہے۔

تذکیر الاخوان حصہ دوم تقویۃ الایمان مترجم سلطان خان مطبع فاروقی ص ۳۳

"اصحاب رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے محبت رکھنا ایمان کی نشانی ہے جو اُن کو نہ مانے اس کا ٹھکانا
 دوزخ ہے۔"

سبھی اللہ! دوسرے جتنے والا کہتا ہے جو صحابہ کو نہ مانے وہ بڑی جہنمی، پہلے والا کہتا ہے صحابہ تو صحابہ
 جو انبیاء کو مانے وہ بھی کافر دوزخی کفی اللہ المؤمنین القتال (اور اللہ نے مسلمانوں کو لڑائی کی کفایت
 فرمادی۔ ت)

سۃ القرآن الکریم ۲۸۵/۲

سۃ موضح القرآن ترجمہ تفسیر شاہ عبدالقادر تاج کینی لاہور ص ۶۱

سۃ الشفا بتعریف حقوق المصطفیٰ الباب الاول فی بیان ماحوۃ صلی علیہ وسلم المطبعة الشریکة الصحافیۃ ۲۱۰/۲

سۃ تقویۃ الایمان الفصل الخامس مطبع علمی اندرون لوہاری دروازہ لاہور ص ۳۹

سۃ تذکیر الاخوان حصہ دوم تقویۃ الایمان الفصل الرابع " " " " " " ص ۱۰۵

سۃ القرآن الکریم ۲۵/۳۳

کفر یہ پنجم : صراط مستقیم، بعض انبیاء کی نسبت لکھا، ص ۳۸۔

صدیق من و جہ مقلد انبیاء می باشد و من و جبہ
محقق در شرائع ہے
صدیق من و جہ انبیاء کا مقلد ہوتا ہے اور من و جبہ
احکام شریعت میں محقق ہوتا ہے (ت)

ص ۳۹

علوم کلیہ شرعیہ اور اید و واسطہ می رسد بوساطت
نور جبل و بوساطت انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام
پس در کلیات شریعت و حکم و احکام ملت اورا
شاگرد انبیاء ہم می توان گفت و ہم استاذ
انبیاء ہم و نیز طریق اخذ آئم شعب الیست از شعب
وحی کہ آن را در عرف شرع بنفش فی الروع تعبیر
می فرمایند و بعضی اہل کمال آن را بر وحی باطنی
می نامند

اور کلیہ شریعہ اس کو دو طرح سے پہنچتے ہیں، ایک
فطری نور کے ذریعہ سے، دوسرا انبیاء علیہم الصلوٰۃ
والسلام کے واسطہ سے، پس شرعی کلیات اور حکم
و احکام ملت میں اس کو انبیاء کا شاگرد کہہ سکتے ہیں
اور انبیاء کا استاذ بھی کہہ سکتے ہیں نیز ان کے
اخذ کا طریقہ وحی کے اقسام میں سے ایک قسم ہے جس کو
عرف شرع میں نفث فی الروع سے تعبیر کرتے ہیں اور
بعض اہل کمال اسی کو باطنی وحی کا نام دیتے ہیں (ت)

ص ۴۰

بہیں معنی را با مات و وصایت تعبیر میکنند
اسی معنی کو امامت اور وصی سے تعبیر کرتے ہیں (ت)

ص ۴۱

لا بد اور ابجا فیلے مثل محافظت انبیاء کہ سعی عصمت
ست فائزے کنند
ضروری ہے کہ اس کو محفوظ قرار دیا جائے جس طرح
انبیاء کا محفوظ ہونا جس کو عصمت کہتے ہیں (ت)

ص ۴۲

ندانی کہ اثبات وحی باطنی و عصمت مرغیر انبیاء را
مخالف سنت و از جنس اختراع بدعت
یہ نہ سمجھنا کہ باطنی وحی اور عصمت
کو غیر انبیاء کے لئے ثابت کرنا خلاف سنت اور

۳۳ ص	المکتبۃ السلفیہ لاہور	فصل ثانی	۱۰ صراط مستقیم
۳۴ ص	" " "	"	۱۱
۳۵ ص	" " "	"	۱۲
"	" " "	"	۱۳

است و ندائی کہ اگر بابہ ای کمال از عالم منقطع
از قبیل اختراع بدعت ہے اور یہ بھی نہ سمجھنا کہ
مشہد اندیشہ اس کمال کے لوگ دنیا سے ختم ہو چکے ہیں (ت)۔

یہاں صاف تصریحیں ہیں کہ بعض خیالی ادویہ کو احکام شریعت بے وساطت انبیاء عظیم العتقہ و السلام
وحی باطل سے پہنچے ہیں وہ احکام شریعت میں ایک وجہ سے خود معنی اور پیروی انبیاء سے مستغنی ہوتے ہیں وہ مثل
انبیاء معصوم ہوتے ہیں۔

اقول اور احکام شریعت میں بھی کلمہ کی تصریح کر دی کہ کوئی ناواقف دھوکا نہ کھاتے کہ یہ لوگ مجتہدین امت
سے ہیں اگرچہ بے وساطت انبیاء حکم پہنچا ہی اغراض مجتہد کو بس تھا مگر زیادت فرق و کمال مراحت کے لئے احکام کلمہ
کا اونچا طرہ چمکتا پھندا شکا دیا کہ احکام کلمہ شریعہ تو نبی ارشاد فرماتا ہے مجتہد کی اتنی شان کہ ان سے احکام ہرگز
استنباط کرتا ہے، یہاں ایسا نہیں بلکہ انھیں خود احکام کلمہ شریعت بے وساطت نبی بذریعہ وحی پہنچے ہیں، مسلمانوں!
خدا کے واسطے اور نبی کے کہتے ہیں یہ مراعات غیر نبی کو نبی بنایا کہ صریح کفر ہے اور نبی بھی کیسا صاحب شریعت۔

تفسیر عزیزی شاہ عبدالعزیز صاحب سورہ بقرہ ص ۲۳۳

معرفت احکام شریعہ بدون توسیط نبی ممکن
شرعی احکام کی معرفت انبیاء کی وساطت کے
نیست۔ بے بغیر ممکن نہیں (ت)۔

تحفہ اثنا عشریہ شاہ صاحب موصوف مطبع کلکتہ ۱۲۴۲ھ ص ۱۳۰

انچو گفت: است کہ فاطمہ بنت اسد را وحی آمد کہ در غار کعبہ
برود و وضع حل نماید در خمیست پر ہمیزه زیرا کہ کہے
از فرق اسلامیہ و غیر اسلامیہ قائل بہ نبوت فاطمہ
بنت اسد نشدہ۔ بے
جو کہا جاتا ہے کہ فاطمہ بنت اسد کو وحی آئی کہ تو
غار کعبہ میں جا اور وہاں بچے کی پیدائش کر، یہ سب
جھوٹ اور بے پر بات ہے کیونکہ کوئی بھی اسلامی
اور غیر اسلامی فرقہ فاطمہ بنت اسد کی نبوت کا قائل
نہیں ہے (ت)۔

اندر انھیں شاہ ولی اللہ صاحب مطبع احمدی ص ۵

الامام عندہم هو المعصوم المفترض
واخیرون کے نزدیک امام وہ ہے کہ معصوم اور اُن کی

۳۶ ص	المکتبۃ السلفیہ لاہور	لے صراط مستقیم ہدایت را بعد در بیان ثمرات حب و ایمانی
۳۴۹ ص	مطبع مجتہدائی دہلی	لے فتح العزیز (تفسیر عزیزی) بیان افراط فرقہ الامیہ
۷۹ ص	سویل انجیل ٹری لاہور	لے تحفہ اثنا عشریہ کید ہشتاد و ہفتم

طاعته، الخوحي اليه وحي، يا طيباً وهذا هو معنى النبي
فمنهم يستلزم انكار حق النبوة قبضهم
الله تعالى به

الامت فرض اور اس کی طرف وحی باطنی آتی ہو، وہی
معنی نبی کے ہیں تو ان کے مذہب سے ختم نبوت کا
انکار لازم آتا ہے، انکار کا برا کرے۔

دیکھو یہ وہی امامت وہی عصمت، وہی وحی باطنی ہے جسے شاہ صاحب ختم نبوت کے انکار کو مستلزم
بتاتے ہیں۔ شفا شریف کا قول گزرا کہ صرف وحی کا دعویٰ کفر ہے اگرچہ نبوت کا مدعی نہ ہو۔

کفر یہ کلمہ ششم : مرتباً مستقیم ص ۹۵

صرف ہمت بسوئے شیخ و امثال آں از معقین گرجاب
رسالت مآب باشند بچندین مرتبہ بدتر از استغراق
در صورت گاؤں خود است کہ خیال آں با تعظیم اجل
بسویڈے دل انسان می چسپد و این تعظیم واجب دل
غیر کہ در نماز طحا و مقصودی شود بشرک می کشد نہ

اپنی ہمت کو شیخ اور ان جیسے معظم لوگوں خواہ جناب
رسالت مآب ہوں کی طرف مبذول کرنا اپنے گائے اور
گدھے کی صورت میں مستغرق ہونے سے کئی گنا بدتر
ہے کیونکہ ان کا خیال تعظیم اور اجلال کے ساتھ انسان
کے ظہور گہرائی میں چپک جاتا ہے اور یہ غیر کی تعظیم کو
اجلال نماز میں طحا و مقصود ہو تو شرک کی طرف گھٹنے
لگتی ہے (ت)

یہ صراحت حضور اقدس سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو فحش گالی دینا ہے اور ان کی شان
میں ادنیٰ گستاخی کفر جس کی مبارک مقدس منور تفضیل شفا شریف اور اس کی شرح میں ہے، اللہ انصاف !
بدجہاد تر کن و در کنار اگر تھرا یا تھرا یا تو کر یا غلام تھاری کسی شے کو گدھے یا گتے سے صرف تشبیہ ہی دے کہ
تھاری غلام بات گدھے کی سی ہے غلام چیز گتے سے ملتی ہے تو کیا اس نے تمہیں گالی زد دی؟ کیا تمہارے ساتھ
شدید گستاخی نہ کی؟ ذرا اپنے کلیجہ پر ہاتھ رکھ دیکھو تو جاؤ کہ اس ملعون قول نے مسلمانوں کے سچے نبی صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو کھلی و مشتام دے کر ان کے دلوں پر کیسا زخم عظیم پہنچایا و سیحون الذین ظلموا فی منقلب
یقبلون (اب جان جائیں گے غلام کہ کس کروٹ پر پڑ گھٹیں گے۔ ت)

ان الذین یؤذون اللہ ورسوله لعنہم اللہ جیشک جو ایذا دیتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کو ان پر

لہ الدرامین شاہ دل اللہ

۱۰ صراط مستقیم باب دوم فصل سوم المکتبۃ السلفیہ لاہور ص ۸۶
۱۱ القرآن اکبریم ۲۹/۲۲۰

فی اللہ نیا والاخرة واعد لهم عذابا عظیمًا
اللہ کی لعنت ہے دنیا اور آخرت میں، اور اللہ نے ان کے لئے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے (ت)

اور یہ وجہ نیست خود بھی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا خیال آئے گا تو غفلت کے ساتھ اور اس کی قربت شرک تک پہنچے گی اس قائل کو زوم کفر تک پہنچانے کے لئے بوجہ کافی کہ اس بنا پر التبیات میں السلام علیک ایہا النبی ورحمة اللہ وبرکاتہ اور اشہد ان محمدًا عبدہ ورسولہ، پچھلے قعدہ میں اللہ صلی علی محمد و آل محمد، ہر رکعت میں صواطل الذین النعمت علیہم یوں ہی غاروں میں وہ سورۃ و آیت جس میں حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام یا کسی نبی یا ملک یا کسی نیک بندہ سے یا کعبہ وغیرہ معنات دینیہ کا ذکر یا خطاب ہے، خلاصہ یہ کہ المہکوا التکاثر کے سوا الحمد وغیرہ کسی سورت کا پڑھنا سب سے بڑا شرک کی راہ ہے اور شریعت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کا افضل الصلوٰۃ والحق یہ ہے ان شرکیات کی واجب و سنت و جائز کرنے والی ہوئی، صحابہ سے آج تک تمام مسلمان کہ ان امور پر اجماع کئے ہوئے ہیں سب شرک میں گرفتار ٹھہرے، اس سے بڑھ کر اور کیا کفر ہو گا۔ شفا شریف ص ۳۶۲ ۳۶۳

نقطہ بتکفیر کل قائل قال تو لا یتوہد بہ
بہ شخص ایسا کہ کتب سے تمام امت کے گمراہ
لی تفسیل الامۃ
ٹھہرنے کی راہ ملتی ہو ہم بالیقین اسے کافر کہتے ہیں۔

حجۃ اللہ البالغہ شاہ دل اللہ دہلوی مطبع صدیقی ص ۲۱۰

ثم اختار بعدہ السلام علی النبی صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم تنویہا بدکروہ و
اثباتا لا قیادہ برسالۃ واداء لبعض حقوقہ۔
پھر اس کے بعد التبیات میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم پر سلام اختیار کیا ان کا ذکر پاک بلسنہ
اور ان کی رسالت کا اقرار ثابت اور ان کے حقوق کا
ایک پارہ ادا کرنے کے لئے۔

مکتوبات جناب شیخ محمد صاحب مطبوعہ مکتبۃ ج ۲ مکتوب ۳۰ ص ۴۶

خواجه محمد اشرف ورنش نے رابطہ (تصویر شیخ) کی
نسبت لکھا ہے کہ اس کا اس حد تک غلبہ ہے کہ نماز و
خبر محمد اشرف ورنش نسبت رابطہ نوشتہ بودند
کہ بعد سے استیلا یافتہ است کہ در مسئلہ آزا

ملہ افترا کی انکیم ۵۴/۲۳

ملہ الشفا بترقی حق المصطفیٰ فصل فی بیان ما حرم من المعالاة المطبوعۃ الشکرۃ الصحافیہ ۲۴۱/۲

ملہ حجۃ اللہ البالغہ الامور الی لا بد منها فی الصلوٰۃ المکتبۃ السلفیہ لاہور ۶/۲

مسجد خود میداند و بنید و اگر فرضاً نفی کند مفتی نمیکرد و محبت اطوار این دولت متمنائے طلاب مست از ہزاران یکے را مگر بدیند صاحب اس معاملہ مستعد تمام المناہدہ مست یکتی کہ باندہ صحبت شیخ مقتدا جمیع کمالات اور اجہد نماید رابطہ را حسبہ انفی کنند کہ او مسجد والیہ است نہ مسجد را چا محاریب مسجد رانفی نہ کنند ظہور اس قسم دولت سعادتندان را میسر است تا در جمیع احوال صاحب رابطہ را متوسط خود دانند و در جمیع اوقات متوجہ او باشند نہ در رنگ جماعہ بید دولت کہ خود راستی دانند و بقدر توجہ را از شیخ خود منحرف سازند و معاملہ خود را بر ہم زنند

میں اپنا مسجد جانتے اور دیکھتے ہیں اگر اس رابطہ کو ختم کرنے کی کوشش کریں تو بھی ختم نہیں ہوتا (تو اس پر آپ نے فرمایا) اس دولت کے حصول کی خواہش ہزاروں طالبوں کی تمنا ہے مگر کسی ایک کو عطا ہوتی ہے، اس کیفیت والا شیخ سے ممکن نہایت کئے مستعد ہوتا ہے وہ امید کرتا ہے کہ اپنے مقتدا شیخ کی صحبت کی کمی اس کے تمام کمالات کو جذبہ نیکی لوگ رابطہ (تصویر شیخ) کی نفی کیوں کرتے حالانکہ وہ مسجد والیہ ہے مسجد نہیں ہے یہ لوگ محسرابوں اور مسجدوں کی نفی کیوں نہیں کرتے (حالانکہ وہ مسجد والیہ ہیں) اس قسم کی دولت کا ظہور سعادت مندوں کو نصیب ہوتا ہے حتیٰ کہ تمام احوال میں صاحب رابطہ

(شیخ) کو اپنا وسیلہ جانتے ہیں اور ہر وقت اس کی طرف متوجہ رہے ہیں اس بلے دولت جماعت کی طرح نہیں ہوتے جو اپنے آپ کو شیخ سے مستغنی جانتے ہیں اور اپنی توجہ کا قبلہ شیخ سے پھر کر خود سر ہو جاتے ہیں۔ (ت) سبحان اللہ! کہاں تو اس شخص کا وہ کفری بول کہ نماز میں محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آکر وسلم کا خیال آیا اور خاکش بدن شرک سے منہ پھیلایا نہ فقط نماز برباد کہ ایمان ہی ابتر، تعزیر بر مجرمے کا فروش کفران کے (بدگروں کی) طرف خیال سے جانا اپنے بل اور گمراہی کے نہ صرف تصور غلط ہر تن اس میں ڈوب جانے سے بدرجہا بدتر اور کہاں شیخ طریقت و آفاقے نعمت و خداوند دولت خانہ اپنی دلی حضرت شیخ مجدد کایہ و اشکاف قول کہ تصور صورت شیخ سے غافل نہ ہر نمازوں عبادتوں سب وقتوں حالتوں میں اسی کی طرف متوجہ رہو اگر حسبہ علیہ نمازیں اسی صورت کو سجدہ محسوس ہو کہ وہ قبلہ عبادت ہے نہ مسجد دلہ، جو اس قبلہ سے پھر ادو ہے دولت تہہ جو اس کا کام برباد گیا تصور شیخ کی ایسی دولت سعادت مندوں کو ملتی ہے غالباً یہ حد کو اس کی بہت تمنا رہتی ہے طریقی وہ بولی یہ قول باہم لڑے ہیں کفر و شرک کے عقاب پر تو لے کھڑے ہیں، دیکھتے وہ اپنی صاحب کہ ہر ڈھالے ہیں اور جھگڑاتے یا ادھر ڈالتے ہیں

کافریت پرست ہیں جن میں یہ خود اور اس کے پیرو بھی داخل اور کفر کا اقرار کرے آپ کافر ہے۔

فقہ وحدہ وکلمہ لسان الکلام للعلامہ ابراہیم الحنفی مطبوعہ مصر ۱۲۹۹ھ ص ۵۷

فی النوازل من اجل قال انا محمد یکفر علیہ
قوازی میں ہے جو اپنے کفر کا اقرار کرے کافر ہے۔

عالمگیری ج ۲ ص ۲۰۹

مسلم قال انا محمد یکفر ووقال ما علمت
نہ کفر لا یعذر بهذا ۱۰
جو مسلمان اپنے ٹکڑے ہونے کا اقرار کرے کافر ہو جائیگا
اور اگر کہے میں نہ جانتا تھا کہ اس میں مجھ پر کفر عائد ہو گا

تو یہ عذر نہ ٹھہرا جائے گا۔

پھر اس میں تمام اُمت کو کافر بنایا، یہ وہ سر کفر ہے۔ شقا، شریف کی عبادت ابھی نہیں چکے، غرض اُس کی کتابوں میں ایسے
کھریات بکثرت ہیں جن پر بلا سبب کفر یا نہیں ہزار ہا جیسے کفر لازم، جسے یقین نہ آئے ہمارا رسالہ المکذبات الشہابہ
یا دیگر تحریرات راقعہ البارقۃ الشارحۃ علی مارتۃ المشارقہ وغیرہ مطالعہ کرے۔ یہ طالعہ دہلیہ کہ اس کے پیرو
اس کے ہم مذہب اُس کے کلمات کی تصحیح و تحسین کرتے اُسے امام و پیشوا و مقتدا مانتے ہیں، وہ سب کفریات ان پر
بھی عائد۔ اعلام بقواطع الاسلام میں ہمارے علمائے کرام سے کفر متفق علیہ کی فصل میں منقول مطبع مصر ص ۱۰

من تلفظ بلفظ کفر یکفر وکذا کل من علمت
علیہ او امت حسنه اور ضی بہ یکفر ۱۰
جو کفر کا لفظ بولے کافر ہو اسی طرح جو اس پر چبھے
یا اچھا سمجھے یا راضی ہو کافر ہو جائے۔

بحر الرائق ج ۵ ص ۱۱۳

من حتن کلام اهل الاهواء وقال معنوی
او کلام له معنی صحیح ان کانت ذلک
کفوا من القائل کفر الحسین ۱۰
جو بد مذہبوں کے کلام کو اچھا جانے یا سمجھنا یا معنی ہے
یا یہ کلام کوئی معنی صحیح رکھتا ہے اگر وہ اُس قائل سے
کفر کفر تھا تو یہ اچھا بتانے والا کافر ہو گیا۔

پھر ان کی عادت دائمی کہ جس مسلمان کو مقلد پائیں شرک بتائیں بحکم امدادیت صحیحہ و روایات معصومہ فقہیان پر لازم کفر
کے لئے بس ہے۔ صحیح بخاری مطبع احمدی قدیم ج ۲ ص ۹۰۱، صحیح مسلم افضل المطابع ج ۱ ص ۵۷

ایتنا من جد قال لاخیه کافر فقد باء بها احدهما
حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ

سہ خلاصۃ الفتاویٰ کتاب الفاظ الکفر فصل ثانی جنس خامس مکتبہ حبیبیہ کوئٹہ ۳۸۹/۴

سہ فتاویٰ ہندیۃ الباب التاسع فی احکام المرتدین فورانی کتب خانہ پشاور ۲۷۹/۲

سہ الاعلام بقواطع الاسلام مع سبل النجاة مکتبہ دار الشفقتہ استنبول ترکی ص ۳۶۶

سہ بحر الرائق باب احکام المرتدین ابراہیم سعید کینی کراچی ۱۲۳/۵

(نہاد مسلم) ان کا منہ کہا قال والا رجعت
 علیہ
 وسلم نے فرمایا جو شخص کسی کلمہ کو کافر کہے ان میں ایک
 پر یہ بلا ضرور پڑے اگر جسے کہا پچ کافر تھا تو خیر ورنہ یہ
 لفظ کہنے والے پر پلٹ آئے گا۔

حدیث نذیر شرح طریقہ محمدیہ مطبع مصر ۱۲۰۶ھ ج ۲ ص ۱۱۵۶

كذلك يا مشرك ونحوہ
 اسی طرح کسی کو مشرک یا اس کے مثل کوئی لفظ کہنا
 کہ جسے کہا مشرک نہ تھا تو کہنے والا خود مشرک ہو گیا۔

ہم نے الکوکبة الشهابية اور نیز النہی الاکید عن القتل وادعی التعلید میں
 ثابت کیا کہ یہ معنی خود احادیث سے ثابت اور تقویۃ الایمان اس دعویٰ کی موید۔ عالمگیری ج ۲ ص ۲۷۸،
 ذخیرۃ برجنیدی شرح نقایہ مطبع مکتبہ ج ۲ ص ۹۸، جامع الرموز مطبع مکتبہ ۱۲۰۳ھ ج ۲ ص ۶۵۱ دونوں
 فصولی عمادی سے، حدیث نذیر ص ۱۳۰ و ۱۵۶ احکام ماسیہ در رد و خرد سے، جامع الفصولین ج ۲ ص ۳۱۱
 قاضی خان سے رد المحتار مطبع استنبولی ج ۲ ص ۲۸۳ نہر الحقائق سے در مختار ص ۲۹۳، شرح تہذیبیہ سے
 خزائن المفتین قلمی ج ۱ کتاب السیر آخر فصل الفاظ الکفر از آری ج ۲ ص ۱۳۳۱

المختار للفتویٰ فی جنس هذه المسائل
 ان القائل بمثل هذه المقالات ان كان
 اس ادا الشتم ولا يعتقد كافر الا يكفر وان
 كان يعتقد كافرًا فخطابه بهذا ابناء على
 اعتقاده انه كافر يكفر به
 اس قسم کے سائل میں تو سے کہنے سے مختاریہ ہے
 کہ مسلمان کو اس طرح کا کوئی لفظ کہنے والا اگر صرف
 دشنام دہی کا ارادہ کرے اور دل میں کافر نہ جانے
 تو کافر نہ ہو گا اور اگر اپنے مذہب کی رو سے اسے کافر
 سمجھتا ہے اس بناء پر یوں کہا تو کافر ہو جائے گا۔

در مختار بہ یفتی سے اسی تفصیل پر فتویٰ ہے۔ پر غلام کریم لوگ اپنے مذہب و اعتقاد کی رو سے مسلمانوں کو

۵۷/۱	قدیمی کتب خانہ کراچی	کتاب الایمان	صحیح مسلم
۲۳۶/۲	مکتبہ نوریہ رضویہ فیصل آباد	النوع الرابع	سکھ الحلیۃ النذیۃ شرح الطریقۃ الحمیدیۃ
۲۷۸/۲	نورانی کتب خانہ پشاور	نورانی کتب خانہ پشاور	سکھ فتاویٰ ہندیۃ الباب التاسع فی احکام المرتدین
۲۳۶/۲	مکتبہ نوریہ رضویہ فیصل آباد	مکتبہ نوریہ رضویہ فیصل آباد	الحلیۃ النذیۃ النوع الرابع من الانواع الستین السبب الخ
۶۸/۴	نولکشور مکتبہ	کتاب الحدود	شرح النقایۃ للبرجنیدی
۱۸۲/۳	دار احیاء التراث العربی بیروت	باب التعزیر	رد المحتار
۳۲۶/۱	مطبع مجبائی دہلی		سکھ در مختار

مشرک کہتے ہیں ان کا یہ عقیدہ ان کی کتب مثل تہذیب الایمان و تنزیل العینین و تصانیف جہوپالی وغیرہ میں جا بجا مصرع تو حسب تصریحات مذکورہ فقہائے کرام ان پر لزوم کفر میں اصلاً کلام نہیں، باقی تفصیل ہمارے رسائل النہی والاکید و الکلیۃ الشاہدہ و حقہ قول جلد ششم اعطایا النبویہ فی الفتاویٰ الرضویہ میں ہے۔ لاجرم علمائے مکہ معظمہ کے سرار بقیۃ السلف عدۃ الابرار خاتمہ الحقیقین شیخ الاسلام و المسلمین زیدۃ الکبرار البطلہ الامین شیخنا و برکتنا و سیدنا و قدوتنا علامہ سید شریف احمد زیدی مدظلہ مکی رضی اللہ تعالیٰ عنہ و عنابہ و قدسنا بسرو الملکی نے کتاب مستطاب الدرر السنیۃ فی الرد علی الوہابیہ میں کہ خاص اسی طائفہ کے رد میں تالیف فرمائی اور مطبع بیتہ مصر میں طبع ہوئی، ان مگر اہوں کی نسبت تصریح ارشاد فرمایا، ص ۱۲۶

هؤلاء الملحده المکفرة للمسلمين
یہ طمہ کا فر ہے دین لوگ مسلمانوں کو کافر کہنے والے۔
ظاہر ہے کہ طمہ ایک فرقہ کفار ہے بلکہ جمیع فرق کفر کو شامل۔ رد المحتار ج ۳ ص ۲۵۷ رسالہ
علامہ ابی کمال پاشا سے

الملحد اوسع فرق الکفر جہداً۔
نیز علامہ سید شریف ممدوح نے فرمایا، ص ۳۰:

امرا الشیوخ مسعودان یناظرون علماء الحرمین
العلماء الذین بعثوهم فناظروهم فوجدوهم
ضحکة و مسخرة کحکم مستغفرت حرت مسن
قسوة و نظروا الی عقائدہم فاذا هم مشتملة
علی کثیر من المکفرات
بہر کے ہونے گدھے کہ شیر سے بھاگے ہوں اور ان کے عقائد کو غور فرمایا تو اُئی میں بہت باتیں وہ پائیں جن کا
قابل کافر ہے۔

اسی رسالہ مبارکہ میں ص ۲۲ سے ۲۵ تک بہت حدیثیں نقل فرمائیں جن میں اسی فرقہ وہابیہ کے خروج
کی خبر آئی ہے اُن میں بھی جا بجا اُن کے کافر اور دبی اسلام سے یکسر خارج ہونے کی تصریح ہے اُس میں ان کے

۲۸ ص	مکتبہ دار الشفقت ترکی	لہ الدرر السنیۃ فی الرد علی الوہابیہ
۲۹۶/۲	دار احیاء التراث العربی بیروت	باب المرتد
ص ۲۳ و ۲۴	مکتبہ دار الشفقت ترکی	لہ الدرر السنیۃ فی الرد علی الوہابیہ

معلم اول شیخ نجدی کی نسبت فرمایا مسئلہ ۱

فبہت الذی کفر^۱ بہ ہوش ہو گیا کافر۔

بالجملہ اس میں شک نہیں کہ اس گروہ نامی پڑوہ پر ہزاروں جسے کفر لازم، اور جاہیر فقہائے کرام کی تصریحیں ان کے صریح کفر پر حاکم۔

نسأل اللہ تعالیٰ العفو والعافیۃ فی الدین والدنیا اور آخرت میں عفو والدنیا والاخیرۃ۔

عافیت کا سوال کرتے ہیں (ت)

تنبیہ تعلیمہ: یہ حکم فقہی متعلق بکلمات سفی تھا اگر اللہ تعالیٰ کی بے شمار رحمتیں بے حد برکتیں ہمارے علمائے کرام فقہائے اسلام معینین کلمہ خیر الانام علیہم الصلوٰۃ والسلام پر یکے دیکھے وہ کچھ سنت و شدید ایذا میں پاتے اس طائفہ تائفہ کے پر و پیرو سے نامی نادر بات پر پتے مسلمانوں خالص شیعوں کی نسبت حکم کفر و شرک سنئے ایسی ناپاک و غلیظ گالیاں کھاتے ہیں بالآخر دشت غضب و امن احتیاط ان کے ہاتھ سے چھڑاتی، نہ ان نالائقی و لایعنی جہاتوں پر قوت انتقام حرکت میں آتی ہے، وہ اب تک یہی تحقیق فرما رہے ہیں کہ لزوم والزام میں فرق ہے اقوال کا کلمہ کفر ہونا اور بات اور قائل کو کافر مان لینا اور بات، ہم احتیاط برتیں گے سکوت کریں گے جب تک ضعیف سا ضعیف احتمال ہے گا حکم کفر جاری کرتے ڈریں گے، فقیر غفر اللہ تعالیٰ نے اس بحث کا قدرے بیان آخر رسالہ مبہن السبوح عن جمیع کذب مقبول میں کیا اور وہاں بھی بانگہ اس امام و طائفہ پر صرف ایک مسئلہ امکان کذب میں اٹھتر وجہ سے لزوم کفر کا ثبوت دیا، حکم کفر سے کف لسان ہی لیا۔

بالجملہ اس طائفہ حالت خصوصاً ان کے پیشوا کا حال مثل یزید علیہ السلام ہے کہ محتاطین نے اس کی تکفیر سے سکوت پسند کیا، ہاں یزید فرید اور ان کے امام عنید میں اتنا فرق ہے کہ اس غیث سے ظلم و فسق و فجور متواتر مگر کفر متواتر نہیں اور ان حضرت سے یہ سب کلمات کفر اسطے درجہ تو اترا رہیں پھر اگرچہ ہم براہ احتیاط تکفیر سے زبان روکیں ان کے خسار و ہار کو یہ کیا کم ہے کہ جاہیر ائمہ کرام فقہائے اسلام کے نزدیک ان پر بوجہ کثیرہ کفر لازم، والعیاذ باللہ العزیم الدائم۔ امام ابن حجر مکی قائل ہیں فرماتے ہیں،

انہ یصیرون من اعلیٰ قول جماعة و کفی بهذا^۲ خسار او تقصیطاً

خسارہ اور کسرشی کو کافی ہے (ت)

سۃ القرآن الکریم ۲/۲۵۸

سۃ الاعلام بقول الحق الاسلام مع سبل النجاة

مکتبہ دار الشفقتہ استنبول ترکی

اللہ عزوجل پناہ دے اور دین حق پر دنیائے اٹھائے، آمین! والحمد للہ رب العالمین، واللہ سبحانہ و تعالیٰ اعلم وعلہ جل مجدہ آمین واحکم۔

الحمد للہ جواب مفصل سے یہ چند سطور کا التقاط مع بعض لغات زیادات کہ غزہ جمادی الآخرہ روز جمعہ مبارکہ ۱۳۱۲ھ کو آغاز و انجام ہوا، بجائے خود بھی اس باب میں کافی و کافی کلام ہوا، لہذا اہل تاریخ مثل المیسوف الہندیۃ علی کفریات بابا النجدیۃ نام ہوا، صلی اللہ تعالیٰ علی سیدنا و مولینا محمد و آلہ وصحبہ اجمعین والحمد للہ رب العالمین

حنفی قادری برکاتی بریلوی
عبد المصطفیٰ احمد فاضل حسنی

سید عبد المذنب احمد رضا بریلوی حنفی
بمختار المصطفیٰ النبی الہدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم

علہ قال صاحب جمال الدین بن مطروح ۱۵
ان کان ہما کھ بن اراخیا
فرب غش قداقی من تصیح
وقال غیرہ ۱۵
وسا اربابا ہم ماموسا
فاخلقت نطقہ المقساد
نقلہا فی حرف الباء من قوافل الوقیات ۱۲
رہنی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (م)

الصاحب (جمال الدین بن مطروح) نے کہا،
اگر تمہارا بابا اس پر راضی ہے تو بسا اوقات
کوٹنا بھی کھری آواز دیتا ہے۔
اور کسی دوسرے نے کہا،
تمہارے بابا نے کسی مامور کا قصہ کیا
تو چٹانوں نے اس کا اندازہ غلط کر دیا۔
دونوں شعر قوافل الوقیات کے حرف با میں اس نے
نقل کئے ۱۲ منہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ (ت)